نجاستوں کے احکام

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ . (المدثر)

ترجمہ : اور اپنے کپڑوں کو پاک کیجئے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

لَايَقْبَلُ اللّٰهُ صَلاةً مِّنْ غَيْرِ طَهُوْرٍ . (بخاری و مسلم)

ترجمہ : اللہ تعالیٰ بغیر پاکیزگی کے کوئی نماز قبول نہیں فرماتے۔

کتاب الطہارت میں اس باب کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اس باب میں ہمیں دو چیزوں سے متعلق گفتگو کرنی ہے۔

(۱) نجاست کی تعریف اور اس کی اقسام کیا ہیں؟

(۲) وہ چیزیں جو بذاتِ خود پاک ہوتی ہیں مگر نجاست لگنے سے ناپاک ہو جاتی ہیں ان کے پاک کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

نجاست کی تعریف :

بدن، کپڑے یا جگہ وغیرہ کا ایسی حالت میں ہونا کہ شریعت اسے گندا خیال کرے۔ اور اس سے پاکی حاصل کرنے کا حکم دے" نجاست" کہلاتا ہے۔

نجاست کی اقسام :

نجاست کی دو قسمیں ہیں:

(۱) نجاست حکمیہ۔ (۲) نجاستِ حقیقیہ۔

(۱) نجاستِ حکمیہ :

انسان پر ایسی حالت طاری ہونا جس کے ہوتے ہوئے نماز ادا کرنا صحیح نہ ہو۔ نجاستِ حکمیہ کو" حدث" بھی کہتے ہیں۔ پھر حدث کی دو قسمیں ہیں:

(ا) حدثِ اکبر:

انسان پر ایسی حالت طاری ہونا جس میں اس پر غسل کرنا واجب ہو اور اس حالت میں نماز پڑھنا جائز نہ ہو اور قرآنِ کریم کی تلاوت جائز نہ ہو۔ جیسے آدمی کا جنبی ہونا، عورت کو حیض و نفاس آنا وغیرہ۔

(ب) حدثِ اصغر :

ایسی حالت جس کے طاری ہونے پر صرف وضو کرنا ضروری ہو (غسل ضروری نہ ہو) اور اس حالت میں زبانی تلاوت جائز ہو" حدثِ اصغر" کہلاتا ہے۔

(۲) نجاستِ حقیقہ :

کپڑے، بدن یا کسی اور چیز کو لگنے والی وہ گندگی جس سے صفائی حاصل کرنا اور اسے دھونا واجب ہو،" نجاستِ حقیقہ" کہلاتی ہے۔ جیسے پیشاب پاخانہ، خون، پیپ وغیرہ۔

حکم کے اعتبار سے" نجاستِ حقیقہ" کی دو قسمیں ہیں:

(ا) نجاستِ غلیظہ۔ (ب) نجاستِ خفیفہ۔

(ا) نجاستِ غلیظہ :

وہ نجاست جو ایسی دلیل سے ثابت ہو جس میں کوئی شبہ نہ ہو۔ یہ نجاست سخت ہوتی ہے اس کی معاف مقدار تھوڑی ہوتی ہے۔

نجاستِ غلیظہ کی اقسام :

(ا) بہنے والا خون۔

(۲) شراب۔ (خمر)

(۳) اس جانور کا پیشاب جس کا گاشت کھانا حرام ہے جیسے درندے۔

(۴) کتے کا پاخانہ اور حرام جانوروں کا پاخانہ۔

(۵) مردہ جانوروں کا گوشت اور ان کی کھال۔

(۶) درندوں کا پاخانہ اور ان کا لعاب۔

(۷) مرغی اور بطخ کی بیٹ۔

(۸) انسانی بدن سے نکلنے والی ہر وہ چیز جس سے اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ جیسے خون، پیپ، منہ بھر کر آنے والی قے۔، زخموں سے بہنے والا گندا پانی۔ اور چھوٹے دودھ پینے والے بچے کا پیشاب، پاخانہ وغیرہ۔

یاد رہے کہ انسانی بدن سے نکلنے والی ان چیزوں میں سے اگر اتنی مقدار نکلے جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تب وہ" نجاستِ غلیظہ " کے حکم میں ہوگی۔ اگر یہ چیزیں بدن پر ظاہر ہوئیں۔ جس سے وضو نہیں ٹوٹا تو یہ نجاست کے حکم میں نہیں ہوگی۔

◉ اگر پیشاب کی چھینٹیں سوئی کی نوک کے برابر پڑ جائیں کہ جب تک غور سے نہ دیکھیں تو دکھائی نہ دیں تو اس کا کچھ حرج نہیں۔ اس کا دھونا واجب نہیں۔ لیکن اگر دھولیں تو بہتر ہے۔

نجاستِ غلیظہ کا حکم :

نجاستِ غلیظہ میں سے اگر پتلی اور بہنے والی چیز کپڑے یا بدن پر لگ جائے۔ اور اگر وہ پھیلاؤ میں ایک درہم یعنی ہتھیلی کے گہراؤ (پورے تین سینٹی میٹر قطر) کے پھیلاؤ کے رقبے کے برابر یا اس سے کم ہو تو معاف ہے۔ یعنی اس کو دھوئے بغیر اگر نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائیگی لیکن نہ دھونا اور اسی طرح نماز پڑھتے رہنا مکروہ ہے۔

اور اگر نجاستِ غلیظہ پھیلاؤ سے زیادہ ہو تو معاف نہیں ہے۔ اس کو دھوئے بغیر نماز نہ ہوگی۔ اور اگر نجاستِ غلیظہ کی اقسام میں سے وہ نجاست لگ جائے جو گاڑھی ہوتی ہے، جیسے پاخانہ، مرغی وغیرہ کی بیٹ وغیرہ تو ایسی صورت میں پھیلاؤ میں رقبہ کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ وزن کا اعتبار ہوگا۔ چنانچہ ایسی نجاست اگر وزن میں ایک درہم (یعنی تین ماشہ ایک رتی (۳ گرام) یا اس سے کم ہو تو معاف ہے دھوئے بغیر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائیگی۔ اگر چہ اس کا پھیلاؤ کم ہو یا زیادہ۔ اور اگر اس سے زیادہ وزن لگ جائے تو معاف نہیں، دھوئے بغیر نماز درست نہیں۔

(۱) نجاستِ خفیفہ :

نجاست خفیفہ وہ نجاست ہوتی ہے جسے یقین سے نجاست کہنا ممکن نہ ہو کیونکہ کوئی دوسری دلیل ایسی موجود ہوتی ہے جو اس کے پاک ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ یہ نجاست کیونکہ نجاستِ غلیظہ کے مقابلے میں کم اور ہلکی ہوتی ہے اور اس کی معاف مقدار زیادہ ہوتی ہے اس لئے اس کو نجاستِ خفیفہ کہا جاتا ہے۔

نجاستِ خفیفہ کی اقسام :

(۱) گھوڑے کا پیشاب۔

(۲) حرام پرندوں۔(کوا، باز، گدھ وغیرہ) کی بیٹ۔

(۳) حلال جانوروں۔(مثلاً گائے، بکری، بھینس وغیرہ) کا پیشاب۔

نجاستِ خفیفہ کا حکم :

اگر نجاستِ خفیفہ کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو جس حصے یا عضو میں لگی ہے اگر اس کے چوتھائی سے کم میں لگی تو معاف ہے دھوئے بغیر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائیگی۔اور اگر پورا چوتھائی یا اس سے زیادہ نجاست لگی ہو تو معاف نہیں۔دھوئے بغیر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔

یعنی اگر نجاستِ خفیفہ آستین میں لگی ہے تو آستین کی چوتھائی سے کم ہو، اگر کلی میں لگی ہو تو اس کی چوتھائی سے کم ہو اگر دوپٹہ یا رومال میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے۔اگر بازو میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے غرضیکہ جس عضو میں لگے اس کی چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے اور اگر پورا چوتھائی یا اس سے زیادہ ہو تو اس کا دھونا واجب ہے یعنی دھوئے بغیر نماز درست نہیں۔

- نجاستِ غلیظہ جس پانی میں پڑ جائے وہ پانی بھی نجسِ غلیظ بن جاتا ہے اور نجاستِ خفیفہ جس پانی میں پڑ جائے تو وہ پانی نجسِ خفیف بن جاتا ہے۔

- پانی میں رہنے والے جانوروں مثلاً مچھلی مینڈک وغیرہ اور ایسے جانوروں کا خون نجس نہیں ہوتا جن کا خون بہنے والا نہیں ہوتا۔جیسے مکھی، کھٹمل اور مچھر وغیرہ کا خون۔

❖❖❖❖❖

آثار کے اعتبار سے نجاست کی تقسیم :

نجاستِ غلیظہ اور نجاستِ خفیفہ میں سے وہ نجاستیں جو لگنے کے بعد نظر آتی ہیں "نجاستِ مرئیہ" کہلاتی ہیں جیسے خون، پاخانہ، بیٹ وغیرہ اور اگر نجاست لگنے کے بعد نظر نہ آئے تو "نجاستِ غیر مرئیہ" کہلاتی ہیں۔جیسے پیشاب وغیرہ۔

❖❖❖❖❖

نجاست لگی چیزوں کو پاک کرنیکا طریقہ :

جو چیزیں خود تو نجس نہیں ہیں لیکن نجاست لگنے سے ناپاک ہوگئیں ہیں ان کے پاک کرنے مختلف طریقے

ہیں بعض چیزیں دھونے سے ہی پاک ہوتی ہیں۔ بعض چیزیں پونچھنے رگڑنے یا مٹی سے مانجھ ڈالنے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح بعض چیزیں ملنے اور کھرچنے سے پاک اور صاف ہو جاتی ہیں۔ بعض چیزیں سوکھ جانے سے ہی پاک ہو جاتی ہیں۔ ان تمام اشیاء کی تفصیل نمبروار ذکر کی جاتی ہے تاکہ یاد رکھنے میں سہولت ہو۔

پاک کرنے کے طریقے :

(۱) دھونا : نجاست کو دور کرنے کیلئے سب سے بڑا طریقہ "دھونا" ہے۔ اگر نجاست مرئیہ ہے (یعنی کپڑے یا جسم پر لگنے کے بعد اس کا وجود اور جسم نظر آتا ہے) تو اس سے پاکی حاصل کرنیکا طریقہ یہ ہے کپڑے یا بدن وغیرہ کو اتنا دھو دیا جائے جس سے اس نجاست کا عین اور جسم ختم ہو جائے۔ خواہ یہ مقصد ایک مرتبہ دھونے سے ہی حاصل ہو جائے یا کئی مرتبہ دھونا پڑے اگر نجاست ایک مرتبہ دھونے سے دھل جاتی ہے تو اگرچہ مقصود حاصل ہو جانے کی وجہ سے کپڑا پاک ہو جائیگا تاہم تین بار دھو لینا افضل اور بہتر ہے۔

یہ بات خوب ذہن نشین رہے کہ دھونے میں محض اس نجاست کا عین اور وجود ختم کرنا ضروری ہے اگرچہ اس کا داغ دھبہ اور اسکی بدبو ختم نہ ہو۔ جیسے خون کا داغ اور دھبہ۔

نجاست کا عین یا وجود کو زائل کرنے کے بعد اگرچہ اس کا داغ دھبہ سرف یا صابن سے، یا گرم پانی سے دور کرنا ممکن ہو تب بھی شریعتِ مطہرہ اس بات کی تکلیف نہیں دیتی۔ تاہم اگر کوئی استعمال کرنا چاہے تو اچھا ہے۔

ملاحظہ : یاد رہے کہ "نجاست مرئیہ" کے دور کرنے کیلئے جس طرح پانی استعمال کرنا درست ہے۔ اسی طرح وہ مائع چیز (جو بہنے والی ہو) اور پانی کی طرح پتلی ہو تو استعمال کرنا جائز ہے جس سے اس نجاست کا عین زائل ہو سکتا ہے۔ جیسے سرکہ، اور عرقِ گلاب وغیرہ۔ یہ بات پہلے معلوم ہو چکی ہے سرکہ یا عرقِ گلاب وغیرہ ایسی پاک مائع چیزوں سے طہارتِ حکمیہ (وضو اور غسل) حاصل نہیں ہو سکتی۔ تاہم طہارتِ حقیقیہ حاصل ہو سکتی ہے۔

اگر کوئی مائع چیز ایسی ہو جو بذاتِ خود طاہر بھی ہو اور بہنے والی بھی ہو، لیکن اس سے نجاست کا عین اور اجزاء کو بدن اور کپڑے وغیرہ سے اچھی طرح چھڑانا اور صاف کرنا ممکن نہ ہو وہ اس سے بھی طہارت حاصل کرنا جائز نہیں۔ جیسے گھی، تیل، دودھ وغیرہ۔ ایسی چیزوں کے استعمال کے باوجود وہ چیز بدستور نجس رہے گی۔

یہ تو تھی تفصیل نظر آنے والی نجاست "نجاستِ مرئیہ" کے بارے میں، لیکن اگر وہ نجاست "نظر نہ آنے والی ہو جسے "نجاستِ غیر مرئیہ" کہتے ہیں جیسے پیشاب وغیرہ (خواہ وہ نجاست غلیظہ کی اقسام میں سے ہو

یا نجاستِ خفیفہ کی) تو اس سے پاکی حاصل کرنے کیلئے پانی (یا پانی جیسی پتلی بہنے والی کسی بھی ایسی پاک چیز سے جس سے نجاست کا اثر زائل کرنا ممکن ہو) سے تین مرتبہ اس طرح دھونا ضروری ہے:

(۱) تیسری مرتبہ دھونے کے بعد اتنا نچوڑا جائے کہ اس سے قطرے آنے بند ہو جائیں۔

(۲) اور ہر دفعہ نیا پاک پانی استعمال کیا جائے۔

◉ تین مرتبہ دھونے اور نچوڑنے وغیرہ کا مسئلہ اس وقت ہے جب پانی جاری نہ ہو۔ اگر پانی جاری ہو مثلاً کھلے نل کے نیچے ناپاک کپڑے کو رکھدیا جائے، یا نہر یا دریا میں ڈالدیا جائے۔ یا سمندری لہر کے سامنے کر دیا جائے اور اس کپڑے پر اتنا پانی بہہ جائے کہ نجاست دور ہو جانے کا اطمینان ہو جائے تو کپڑا پاک ہو جائیگا۔ نچوڑنے کی بھی ضرورت نہیں۔

اسی طرح واشنگ مشین میں اس طرح کپڑے ڈالے جائیں کہ مشین چل رہی ہو۔ مشین کے اوپر نل کھولدیا ہو اور نیچے سے گندا پانی باہر نکل رہا ہو اس صورت میں بھی نجاست کے دور ہو جانے کا اطمینان ہو جانے پر کپڑا پاک ہو جائیگا، نچوڑنے کی بھی ضرورت نہیں۔

(۲) پونچھنا:

جس طرح پانی کے استعمال کرنے سے ہر قسم کی نجاست دور ہو جاتی ہے اسی طرح بعض چیزیں ایسی بھی ہیں جو پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ جیسے آئینہ کا شیشہ، چھری، چاقو، چاندی سونا اور ان کے زیورات، پیتل تانبے لوہے، شیشے وغیرہ کی چیزیں اگر نجس ہو جائیں تو ان کی دو صورتیں ہیں:

(ا) ان پر ایسی پتلی نجاست لگی ہوگی جو سوکھنے کے بعد نظر نہیں آتی ہے۔ جیسے پیشاب وغیرہ۔

(ب) یا ان پر ایسی گاڑھی نجاست لگی ہوگی جو سوکھنے کے بعد نظر آتی ہے۔ جیسے پاخانہ، خون وغیرہ۔

اگر پہلی صورت ہو (یعنی پتلی نجاست لگی ہو) تو اشیاء کے پاک کرنے کا واحد راستہ یہی ہے کہ ان کو تین مرتبہ پانی سے دھوئے اور ہر مرتبہ دھو کر اتنی دیر ٹھہرے کہ برتن وغیرہ یا ان اشیاء سے پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔

اور اگر نجاست لگنے کی دوسری صورت ہو (یعنی گاڑھی نجاست، پاخانہ وغیرہ لگا ہو) اور دوسری طرف برتنوں کی صورتحال ایسی ہو کہ وہ کھردرے اور نقش ونگار والے ہوں تب بھی ان کو پاک کرنے کیلئے پانی سے اس طرح دھونا ضروری ہے کہ نجاست بالکل دور ہو جائے اور اس کے ذرّات نظر نہ آئیں۔ ایسے برتنوں کو اور زیور وغیرہ کو پونچھنا مفید نہیں ہے کیونکہ نجاست ان کے کھردرے پن اور نقوش کی وجہ سے ان کے ریخوں کے درمیان جم جاتی ہے۔ پونچھنے

سے نجاست سے مکمل آزادی حاصل نہیں ہوتی۔

لیکن اگر یہ چیزیں اوران سے بننے والے برتن اور زیور وغیرہ ہموار ہوں تو کپڑے مٹی اور ٹشو پیپر وغیرہ سے خوب پونچھنے سے بھی پاک ہوجاتی ہے۔

(۳) خشک ہوکر اثر جاتے رہنا :

اگر زمین نجاست گرنے کی وجہ سے ناپاک ہوگئی تو اسکے پاک کرنے کا یہ طریقہ ہے۔ کہ زمین ایسی خشک ہوجائے کہ نجاست کا نشان بالکل نہ رہے۔ نجاست کا دھبہ باقی رہے نہ بدبو آئے اس طرح زمین کے خشک ہوجانے سے زمین پاک ہوجاتی ہے۔ اس زمین پر نماز پڑھنا درست ہے۔

یہ یاد رہے کہ اسطرح خشک ہوجانے سے زمین خود تو طاہر اور پاک ہوتی ہے مگر مطہر نہیں ہوتی (دوسروں کو پاک کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی)۔ لہٰذا ایسی زمین پر تیمم کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ تیمم میں زمین سے پاکی حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے۔

ملاحظہ : یہ بات ذہن نشین رہے کہ پاکی اور ناپاکی میں جو حکم زمین کا ہے وہی حکم ان چیزوں کا ہے جو زمین سے ایسی متصل ہوجائیں کہ بغیر کھودے ان کو زمین سے جدا کرنا ممکن نہ ہو۔

مثال : جیسے اینٹیں اور پتھر اگر زمین پر گارے یا سیمنٹ سے جوڑ دیئے جائیں تو چونکہ کھودے بغیر ان کو زمین سے جدا کرنا ممکن نہیں ہے لہٰذا یہ زمین کے حکم میں سمجھے جائیں گے چناچہ ایسی اینٹوں اور پتھر پر نجاست گرجائے اور وہ اسطرح خشک ہوجائے کہ ان پر نجاست کا اثر باقی رہے نہ داغ دھبہ اور بدبُو تو یہ "پاک" ہوجائیں گے۔

مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوگیا کہ اگر اینٹیں یا پتھر زمین پر فقط بچھائے گئے ہیں ان کو گارے اور سیمنٹ وغیرہ کے ذریعہ زمین سے جوڑا نہیں گیا تو ان کے ناپاک ہونے کی صورت میں محض خشک ہونا کافی نہیں ہے بلکہ پانی وغیرہ سے دھونا ضروری ہے۔

اوپر بیان کردہ اصول کی روشنی میں پودوں یا گھاس وغیرہ کی ناپاکی کی صورت میں ان کے پاک ہونیکا حکم بھی معلوم ہوگیا چنانچہ گھاس وغیرہ اگر زمین پر اگی ہوئی ہے تو محض خشک ہوجانے اور نجاست کا نشان وغیرہ ختم ہوجانے سے پاک ہوجاتی ہے۔ اور اگر گھاس کٹی ہوئی ہے تو محض خشک ہوجانے سے پاک نہیں ہوگی بلکہ پانی وغیرہ سے دھونا ضروری ہوگا۔

(۴) جلانا :

اگر کوئی چیز نجاست کے لگنے سے ناپاک ہو جائے اور اسکو آگ میں ڈالدیا جائے جس کے نجاست کے اثرات ختم ہو جائیں۔اور اس نجاست کے ذرّات جل جائیں تو بھی وہ چیز پاک ہو جاتی ہے۔

مثال ۱ : ناپاک چاقو، چھری، مٹی یا تانبے اور اسٹیل وغیرہ کے برتن اگر دھکتی آگ میں ڈالدئے جائیں تو بھی پاک ہو جاتے ہیں۔

مثال ۲ : ناپاک مٹی سے برتن یا اینٹیں وغیرہ بنائی گئیں تو جب تک وہ اشیاء کچی ہیں ناپاک ہیں۔اگر انھیں بھٹی میں ڈال کر پکالیا جائے تو پاک ہو جائیں گی۔

مثال ۳ : اگر تنور وغیرہ نجس پانی یا پیشاب لگنے سے ناپاک ہو جائے اور اس میں آگ لگادی جائے جس سے اس کی تری خشک ہو جائے تو تنور پاک ہو جائیگا۔اب روٹی پکانے سے روٹی ناپاک نہیں ہوگی۔

مثال ۴ : بکری وغیرہ کی ایسی سری یا ران کو جو خون میں لت پت تھی اس کو آگ پر اس طرح بھون لیا گیا کہ اس پر لگا ہوا خون جل گیا اور اس پر خون کا کچھ بھی اثر باقی نہ رہے تو وہ سری اور ران پاک ہو جائیگی۔

(۵) حقیقت کا بدل جانا :

اگر کسی چیز کو اس طرح جلا دیا جائے یا اس کو کسی کیمیائی عمل سے اسطرح گذار دیا جائے کہ اس شے کی حقیقت بدل جائے تب بھی وہ چیز پاک ہو جاتی ہے۔

مثال ۱ : گوبر وغیرہ کے اوپلے اور لید وغیرہ اگر آگ میں جل کر راکھ بن جائے تو یہ راکھ پاک ہے کیونکہ آگ میں جلنے کی وجہ اس کی حقیقت تبدیل ہوگئی ہے لہٰذا اگر یہ راکھ وغیرہ کھانے کی چیز میں لگ جائے تو کچھ حرج نہیں ہے۔

مثال ۲ : شراب جو کہ ناپاک ہوتی ہے اگر پڑے پڑے خود بخود سرکہ بن جائے یا کسی کیمیائی عمل کے ذریعے سرکہ بنالیا جائے تو چونکہ سرکہ بن جانے کی وجہ سے اس کی حقیقت تبدیل ہو چکی ہے لہٰذا وہ پاک ہو جاتی ہے۔جس کا استعمال اب ہر طرح سے صحیح ہے۔

مثال ۳ : ناپاک تیل یا ناپاک چربی کو کسی کیمیائی عمل سے گذار کر صابن بنالیا جائے تو چونکہ صابن بن جانے سے ان اشیاء کی حقیقت بدل جاتی ہے۔لہٰذا ایسا صابن پاک ہے۔

مثال ۴ : کوئی جانور مثلاً گدھا وغیرہ نمک کی کان میں گر کر نمک بن جائے یا پانی کے کنویں میں گر کر کچھ عرصے بعد مٹی بن جائے تو ایسی کان اور کنواں اس گرنے والے جانور کی حقیقت بدل جانے کی وجہ سے پاک ہے۔

(۶) ذبح سے پاک ہونا :

کسی بھی جانور کو ذبح کر دیا جائے تو بہنے والے خون کے نکل جانے کی وجہ سے کھال پاک ہو جاتی ہے۔ایسی کھال کی رطوبات وغیرہ کپڑے یا بدن کو لگ جانے سے کپڑا یا بدن ناپاک نہیں ہوں گے۔

(۷) چمڑے کا دباغت سے پاک ہونا :

اگر کوئی جانور شرعی طور پر ذبح نہ کیا جا سکا اور ایسے ہی مُردار ہو گیا اور اسکی کھال اتار لی گئی تو یہ کھال ناپاک ہے۔مردہ جانور کی کھال کو پاک کرنے کے عمل کا نام "دباغت" ہے۔"دباغت" کے ذریعے ایسی کھال پاک ہو جاتی ہے۔

"دباغت" کا طریقہ :

دباغت کا طریقہ یہ ہے کہ

(۱) کھال کو دھوپ میں رکھ دیا جائے جس کی وجہ سے اس کی تمام نجس رطوبات خشک ہو جائیں۔اور کھال میں کچھ بھی پانی باقی نہ رہے۔

(۲) کھال کو نمک یا کسی بھی کیمیکل سے اسطرح صاف کر دیا جائے کہ اس کا نجس پانی اور نجس رطوبات خشک ہو جائیں۔

ملاحظہ : اوپر ذکر کردہ مسئلہ آدمی اور خنزیر کے علاوہ تمام مردہ جانوروں کی کھال کے بارے میں ہے۔آدمی اور خنزیر کی کھال دباغت سے بھی پاک نہیں ہوتی۔آدمی کی کھال تو اس کے احترام واکرام کی وجہ سے۔اور خنزیر کی کھال اس وجہ سے کہ خنزیر نجس العین ہوتا ہے۔ہر طرح کی صفائی اور دباغت کے باوجود وہ نجس ہی رہتا ہے۔

(۸) ملنا اور کھرچنا :

اگر کسی شخص کے کپڑے کو منی لگ جائے تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دیکھا جائے گا کہ کپڑے کو لگنے والی منی خشک ہے یا تر۔اگر منی تر ہے تو اسے پانی سے دھونا واجب ہے۔کھرچنے سے کچھ بھی فائدہ نہیں۔اور اگر منی خشک ہو چکی ہے تو اسکو مل کر کھرچ دینا بھی کافی ہے۔

منی اگر بدن کو لگ جائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ تر ہو تو دھونا ضروری ہے اور اگر خشک ہو چکی ہو تو کھرچ دینے سے بدن پاک ہو جاتا ہے۔

کھرچنے کی صورت میں صرف منی کے اجزاء کا دور ہو جانا کافی ہے۔ منی کے داغ اور بدبو کو ختم کرنا ضروری نہیں ہے۔

ملاحظہ: چونکہ طبعی کمزوری کی وجہ سے آج کل منی پتلی ہوتی ہے۔ جو کپڑے کے اندر جذب ہو جاتی ہے۔ لہٰذا صرف کھرچنے سے منی کے اجزاء سے چھٹکارا حاصل نہیں ہوتا بلکہ دھونا بھی ضروری ہے۔

(۹) گھسنا اور رگڑنا:

چمڑے کے موزے اور جوتے پر نجاست لگ جائے تو اس کو پاک کرنے میں یہ تفصیل ہے:

(۱) اگر ایسی نجاست لگے جو گاڑھی اور جسم دار ہے جیسے پاخانہ، گوبر اور منی وغیرہ۔ تو اب اگر

(ا) ایسی نجاست خشک ہو جائے تو زمین وغیرہ پر گھسنے اور اس طرح رگڑنے سے موزہ اور جوتا وغیرہ پاک ہو جائیگا۔ کہ نجاست کے اثرات ختم ہو جائیں۔

(ب) اور اگر ایسی نجاست کو خوب اچھی طرح زمین پر گھس دیا جائے یا خوب اچھی طرح پونچھ دیا جائے کہ نجاست کا کچھ بھی اثر یعنی رنگ اور بُو باقی نہ رہے تو پاک ہو جائیگا۔

(یہ تو تھی تفصیل نجاست کے گاڑھے ہونے کی صورت میں)

(۲) اور اگر نجاست پتلی ہو جو سوکھنے کے بعد نظر نہیں آتی تو اگر گیلے موزے اور جوتے پر مٹی، ریت یا راکھ وغیرہ ڈال کر رگڑ دیں اور اچھی طرح پونچھ لیں تو یہ پاک ہو جائیں گے۔

عملی مشق

سوال نمبر۱

ذیل میں کچھ الفاظ دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے مناسب لفظ چن کر خالی جگہ پر کریں۔

حدث اکبر، نجاست خفیفہ، نجاست مرئیہ، نجاست غلیظہ، نجاست غیر مرئیہ، نجاست حکمیہ، نجاست حقیقیہ، حدث اصغر، نجاست۔

(۱) بدن، کپڑے یا جگہ کا ایسی حالت میں ہونا کہ شریعت اسے گندہ خیال کرتے ہوئے پاکی کا حکم دے..........کہلاتا ہے۔

(۲) ....حدث کی صورت میں صرف وضو کر لینے سے پاکی حاصل ہو جاتی ہے۔

(۳) ہر وہ نجاست جو ایسی دلیل سے ثابت ہو جائے جس کو دلیل میں شبہ پائے جانے کی وجہ سے یقینی طور پر نجاست کہنا مشکل ہو..........کہلاتا ہے۔

(۴) ....وہ نجاست ہوتی ہے جو لگنے کے بعد نظر نہ آئے۔

(۵) انسان پر ایسی حالت طاری ہو جانا جس میں اس پر غسل واجب ہو..........کہلاتا ہے۔

(۶) ....اگر ایک درہم کے برابر یا اس سے کم جگہ پر لگی ہو تو معاف ہے۔

(۷) ....میں نجاست کے عین (جسم) کو زائل کرنا ضروری ہے، خواہ اس کا داغ اور دھبہ ختم نہ ہو۔

(۸) جو نجاست کسی چیز پر لگی محسوس نہ ہو، لیکن شریعت کے حکم سے ثابت ہو..........کہلاتی ہے۔

(۹) نجاست غلیظہ اور خفیفہ حکم کے اعتبار سے..........کی اقسام ہیں۔

(۱۰) ....لاحق ہونے کی صورت میں غسل فرض ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر۲

درج ذیل فہرست میں غور کر کے نیچے دیئے گئے کالم پُر کریں۔ یہ بات واضح رہے کہ ایک ہی لفظ مختلف کالموں میں بھی آ سکتا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی لفظ کسی کالم میں بھی نہ آئے۔

{خون، دودھ پیتے بچے کا پیشاب، حرام پرندوں کی بیٹ، حلال جانوروں کا پیشاب، حرام جانوروں کا پیشاب، کتے کا لعاب، زخم کا پانی، گائے بھینس کا گوبر، جنابت کا طاری ہونا، حیض کا خون، مکھی یا مچھر کا خون، ریح کا نکلنا، پیشاب جو سوکھ جائے، منی، نفاس کی حالت، تھوڑی سی قے، حلال پرندوں کی بیٹ}

نجاست حکمیہ	نجاست حقیقیہ	نجاست غلیظہ	نجاست خفیفہ	نجاست مرئیہ	نجاست غیر مرئیہ
....	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....
....	....	....	....	....	....

سوال نمبر۴

پہلی مثال کی روشنی میں درجِ ذیل جدول مکمل کریں۔ پہلے پاک کرنے کے طریقے نمبروار ذکر کیجئے۔ پھر مثال سے ان کی وضاحت کریں

پاک کرنے کا طریقہ	مثال سے وضاحت
مثال: دھونا	کپڑے پر پیشاب لگ جائے تو دھونے سے پاک ہوجاتا ہے۔------
(۱)	....
(۲)	....
(۳)	....
(۴)	....
(۵)	....
(۶)	....

(۷)	....
(۸)	....

سوال نمبر ۵

درجِ ذیل میں سے صحیح اور غلط جملوں کی (✓) کے نشان سے نشاندہی کریں۔ صحیح/غلط

(۱) بچے کا پیشاب اگر ہتھیلی کے گہراؤ (پونے تین 1/4 2 سینٹی میٹر) کے برابر ہو، یا کم لگا ہو تو نماز ہو جاتی ہے۔ ☐ ☐

(۲) نجاست خفیفہ ایک درہم یا اس سے کم مقدار میں معاف ہے۔ اتنی نجاست کے ساتھ نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے۔ ☐ ☐

(۳) پاک کرنے میں پانی اور ہر ایسی بہنے والی چیز کا حکم ایک ہی ہے جس سے نجاست کا ازالہ ممکن ہو۔ ☐ ☐

(۴) خون یا نجاست وغیرہ دور کرنے کے بعد صابن یا بلیچ وغیرہ سے اس کا داغ دھبہ دور کرنا بھی ضروری ہے۔ ☐ ☐

(۵) نقش ونگار والے برتن صرف پونچھنے سے صاف ہو جاتے ہیں۔ ☐ ☐

(۶) خون آلود کپڑا پانی کے ساتھ دھونے سے پاک ہو جاتا ہے، مگر عرقِ گلاب وغیرہ سے پاک نہیں ہوتا۔ ☐ ☐

(۷) نجاست غیر مرئیہ اگر ایسی چیز کو لگے، جنہیں نچوڑنا ممکن نہیں ہوتا، جیسے برتن تو اسے دھو لینا کافی ہوتا ہے، قطرے بند ہونا ضروری نہیں۔ ☐ ☐

(۸) اگر نجس چیز کو کیمیائی عمل سے اس طرح گزارا جائے کہ اس کی حقیقت یا ماھیت بدل جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔ ☐ ☐

(۹) نجس چیز کو جاری پانی (دریا، نہر، نل وغیرہ کا پانی) میں پاک کرنے کے لئے ازالہ نجاست شرط ہے۔ تین مرتبہ دھونا اور نچوڑنا کوئی شرط نہیں ہے۔ ☐ ☐

(۱۰) فرش وغیرہ پر پیشاب گر کر خشک ہو جائے تو فرش پاک ہو جاتا ہے۔ ☐ ☐

❖❖❖❖❖